کا مجموعہ ہے اور بندگی کا اعلیٰ ترین نمونہ بھی۔ حج جسمانی مشقت' صبر و تحمل' ضبطِ نفس' ایثار و قربانی اور مال کے خرچ کا نام ہے۔

دنیا کے کونے کونے سے ہر رنگ' زبان اور نسل کے لوگ ایک ہی لباس میں جمع ہوتے ہیں۔ اسلامی اخوت اور یکجہتی کا ایسا عظیم الشان مظاہرہ کسی اور جگہ نظر نہیں آتا۔ مسلمانوں کا یہ عظیم اجتماع پوری انسانیت کے لیے امن و سلامتی کا پیغام ہوتا ہے۔ جس میں باہمی محبت و الفت' اتحاد و یگانگت اور حالات سے آشنائی کا موقع ملتا ہے۔ ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھانے کا سلیقہ آتا ہے۔ حج کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ اب پوری دنیا سے مسلمان عازم سفر ہو چکے ہیں۔ چند دن تک لاکھوں مسلمان مکہ مکرمہ میں جمع ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں گے۔ جہاں وہ اپنی فلاح اور کامیابی کی دعا کریں گے۔ ان سے استدعا ہے کہ وہ عالم اسلام کی سر بلندی اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ عظمت رفتہ دوبارہ عطا فرمائے اور مسلمان حقیقی معنوں میں اتحاد و یکجہتی کی علامت بن جائیں۔ تمام ممالک کے سربراہان کو اللہ یہ توفیق عطا کرے کہ وہ مسلمانوں کی خدمت کے ساتھ اسلام کی سربلندی کے لیے کام کریں۔

حج کے موقعہ پر سعودی حکومت اعلیٰ ترین انتظامات کرتی ہے۔ خصوصاً خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود ذاتی دلچسپی لیتے ہیں اور پورے حج کی خود نگرانی کرتے ہیں۔ بیس سے پچیس لاکھ افراد کے اجتماع میں ٹریفک رواں دواں ہوتی ہے۔ اشیاء خورد و نوش ہر جگہ دستیاب ہیں اور قیمتیں بھی معمول کے مطابق ہوتی ہیں۔ ضروریات زندگی با آسانی دستیاب ہوتی ہیں۔ میڈیکل کی سہولتیں ہر جگہ میسر ہیں اور بالخصوص جمرات میں بڑی کشادگی پیدا کر دی گئی ہے تاکہ کسی قسم کا حادثہ نہ ہو۔

حج کا مسلمانوں کے لیے سب سے بڑا پیغام یہی ہے کہ وہ عام حالات میں بھی اخوت' محبت اور یکجہتی کا مظاہرہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی بندگی کے ساتھ اپنے تمام مسائل مل جل کر حل کریں۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆

وردی کے بغیر صدر پاکستان

آٹھ سال کے بعد پاکستان ایک بار ایسے دور میں داخل ہو گیا کہ جس میں مملکت کے سربراہ وردی کے بغیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں کہ اب یہ کتنی مدت اس منصب پر فائز رہیں گے۔ سابقہ روایات اور

تجربات تو بہت تلخ ہیں۔ کوئی بے وردی صدر یا وزیراعظم دو ڈھائی سال سے زیادہ عرصہ اقتدار میں نہ رہ سکے۔ وردی والوں نے جب چاہا' ان کلیدی عہدوں پر خود براجمان ہو گئے اور جب تک جی چاہا اقتدار میں رہے۔ اس دوران مرضی کی بساط بچھائی جاتی اور دل پسند مہرے سجائے جاتے ہیں۔ جیت ہار کا فیصلہ کیے بغیر یہ کھیل ایک مدت جاری رہتا ہے۔ اس کا کربناک پہلو وہ ضمیر فروش سیاستدان ہیں' جو اس کھیل میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ روبوٹ کی طرح کام کرتے اور ان کے اشاروں پر ناچتے ہیں' ان کی نیچر یہ ہے کہ اقتدار میں شریک کرو' اس کے بدلے جو چاہو لے لو۔ ہر قیمت ادا کرنے کو تیار ہیں۔ یہ ایسے مردہ ضمیر ہیں کہ وردی والے بات بات پر ان کی توہین کرتے ہیں۔ مجال ہے کہ کسی ایک کی پیشانی پر بھی شکن پڑی ہو۔ وردی کی آڑ میں مجرموں کے اس گروہ نے آٹھ سال عیش و عشرت میں گزارے اور وہی زبان استعمال کی جو ان کے گرو کرتے تھے۔

اب جبکہ پرویز مشرف سویلین صدر کی حیثیت سے اپنے عہدے کا حلف اٹھا چکے ہیں' وردی کا بوجھ اتار چکے ہیں' اس کے بغیر وہ خود کو کیسا محسوس کرتے ہیں۔ اس کا اندازہ بھی مشکل ہے۔ لیکن اس بے بضاعتی میں طاقت کا نشہ ضرور کافور ہوا ہوگا۔ اب انہیں یقین کر لینا چاہیے کہ وہ طاقتور اور بااختیار صدر نہیں رہے۔ بلکہ طاقت کا مرکز کسی اور طرف منتقل ہو چکا ہے۔ اب ان کی حیثیت بر بنائے عہدہ ہے۔ چونکہ آئین پاکستان میں ایک عدد صدر کی بھی ضرورت ہے۔ جواب پرویز مشرف ہیں۔

پاکستان کی آٹھ سالہ سیاسی تاریخ عدم استحکام کا شکار رہی ہے۔ ہر دور میں کچھ طالع آزما پچھواڑے سے دیوار پھلانگ کر اقتدار پر قبضہ کرتے رہے ہیں۔ ان کے اس اقدام کو سند جواز فراہم کرنے والے بھی موجود رہے۔ یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ شریف الدین پیرزادہ جیسے لوگوں کے ہوتے ہوئے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ جناب پرویز مشرف بھی اسی راستے سے آئے تھے۔ لیکن اب صرف صدر مملکت کے عہدے پر فائز ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ وہ کب تک اس عہدے پر فائز رہتے ہیں۔ اگرچہ ایک گروہ کے نزدیک ان کا انتخاب غیر آئینی ہے' کیونکہ کوئی چیف آف آرمی سٹاف کے منصب پر ہوتے ہوئے صدر کے انتخاب میں حصہ نہیں لے سکتا۔ لیکن اب سپریم کورٹ نے انہیں سند جواز فراہم کر دی ہے۔

صدر مملکت پرویز مشرف وردی میں رہتے ہوئے اس کی ضرورت' اہمیت پر بڑے دلائل دیا کرتے تھے اور ان کا فرمانا تھا کہ پاکستان کے حالات اس بات کے متقاضی ہیں کہ وردی والا صدر ہو۔ اب جبکہ وہ وردی

سے بے نیاز ہو گئے ہیں' یقیناً بے وردی صدر کے حق میں بھی عمدہ اور خوبصورت دلائل دیں گے۔ اب انہیں ایسا صدر بہت اچھا بھلا اور خوبصورت نظر آئے گا جو بے وردی ہو۔ اس لیے کہ اب بے وردی صدر پاکستان کے لیے ناگزیر ہے۔

پرویز مشرف نے اقتدار میں آنے کے بعد ایک ایسی جماعت تشکیل دی تھی جو "ق" لیگ کے نام سے مشہور ہوئی اور وردی کے سہارے اس نے پانچ سال اقتدار کے مزے لوٹے۔ اب یہ جماعت کیا کردار ادا کرتی ہے' چند دن بعد معلوم ہو جائے گا۔

بہر حال پاکستانی عوام کو ایک سویلین صدر مبارک ہو۔ اُمید ہے کہ آنے والے وقت میں کوئی طالع آزمائی بساط نہیں بچھائے گا' بلکہ اس سیاسی عمل کو جاری رہنے کا موقع فراہم کرے گا۔

نئے چیف آف آرمی اب ہمہ وقت فوج کے لیے وقف ہوں گے۔ اب انہیں اور ذمہ داری ادا نہیں کرنی یہ بڑی خوش آئند بات ہے۔ اُمید ہے کہ وہ اپنی پوری صلاحیتیں اور پیشہ وارانہ مہارت فوج کو بہتر بنانے میں صرف کریں گے اور دفاعِ وطن کی حقیقی ذمہ داریاں نبھائیں گے اور ہم صدر پاکستان پرویز مشرف سمیت تمام سیاسی جماعتوں سے بھی استدعا کریں گے کہ اب وہ فوج کو سیاست میں مداخلت کی دعوت نہ دیں اور نہ ہی ایسے حالات پیدا ہونے دیں کہ انہیں مداخلت کرنی پڑے۔ یہ وطن بڑی قربانیوں سے حاصل ہوا ہے۔ اس میں استحکام پیدا کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے اور کسی بھی سیاسی جماعت کو یہ اجازت نہیں ہونی چاہیے کہ وہ ملکی وقار کے منافی اور عدم استحکام کے لیے کام کرے' یا کسی ایسی سرگرمی میں حصہ لے۔ اب جبکہ تمام بڑی جماعتوں کے قائدین بھی پاکستان میں آ چکے ہیں' انہیں بھی ایسا ہی موقف اختیار کرنا چاہیے جو عوام کی بھلائی کے ساتھ مضبوط اور مستحکم پاکستان کا ذریعہ بنے۔ موجودہ پاکستانی اور بیرونی حالات اس بات کے متقاضی ہیں کہ ہم محتاط رویہ اختیار کریں اور دشمن کو یہ موقعہ نہ دیں کہ وہ انگلی اٹھائے۔

صدر مملکت سے بھی التماس ہے کہ وہ اب سویلین صدر کے طور پر اپنا رویہ تبدیل کریں۔ ایمرجنسی کے خاتمہ کا اعلان کریں۔ عدلیہ کی آزادی کو یقینی بنائیں اور بنیادی حقوق بحال کریں۔ خیر سگالی کے جذبات کے ساتھ اپنی سول زندگی کا آغاز کریں۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆